NALANDA OPEN UNIVERSITY

COURSE	:	M.A. URDU PART I
PAPER	:	PAPER II
TOPIC	:	AMIR KHUSRU
PREPARED BY	:	PROF. ISRAIL REZA, SCHOOL OF INDIAN & FOREIGN LANGUAGES

تعارف

امیر خسرو 1253ء مین شہر پٹیالی مین پیدا ہوئے۔ آپ کا پورا نام ابوالحسن اور عین الدین لقب تھا۔ امیرخسرو کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے والد سیف الدین محمود ماورالنہر کے ایک شہر کشن مین مقیم تھے اور ترکوں کے قبیلے ہزارہ اور چین کے سردار تھے۔

خاندانی پس منظر

چنگیزی حملوں کے دوران امیر خسرو کے والد نے اپنا وطن چھوڑا اور کابل کے ایک قصبہ غور بند چلے گئے۔ آخر وہاں سے اٹھ کر سر زمین پاک وہند آگئے۔ یہ تو نہین کہا جاسکتا کہ یہ لوگ کب ہندوستان مین وارد ہوئے، لیکن تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ امیر خسرو کے والد امیر سیف الدین سلطان شمس الدین شمس کی فوج مین ایک ذمہ دار عہدے پر فائز تھے۔ سلطان نے فوجی خدمات کی بناء پر آپ کو امیر کے نام سے سرفراز کیا تھا اور پٹیالی مین جاگیر بھی عطا کی تھی۔ سیف الدین کی شادی ایک دس ہزار فوج کے آفیسر عماد الملک کی بیٹی سے ہوئی۔ سیف الدین کے تین بیٹے ہوئے ان مین سے امیر خسرو پٹیالی مین 1253ء مین پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

امیر خسرو باقاعدہ تعلیم حاصل نہین کر پائے لیکن وہ بچپن ہی سے بڑے ذہین تھے۔ جلد ہی ابتدائی علوم مین دسترس حاصل کرلی، خطاطی اور خوش نویسی سیکھی اور آواز بھی

اچھی تھی کم عمری مین ہی شعر کہنے لگے۔ امیر خسرو متعدد زبانین بھی جانتے تھے جیسا کہ وہ مثنوی نوسپہتر مین لکھتے ہین۔

من بہ زبان ہای بیشتری
کردم ام از طبع شناساگری

دانم و دریافت و گفتہ ہم ہ
جستہ و روشن شدہ زان بیش دلم

والد کا انتقال

سات سال کی عمر مین باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا پھر آپ کے نانا عماد الملک نے آپ کی پرورش کی۔ 20 سال کی عمر مین نانا کا بھی انتقال ہوگیا لیکن اب امیرخسرو مروجہ علوم حاصل کر چکے تھے۔ عربی اور فارسی مین مہارت حاصل ہو چکی تھی۔ شعرائے گزشتہ کا کلام نظر سے گزر چکا تھا اور فکر و نظر مین بھی پختگی آگئی تھی۔

پہلی درباری ملازمت

امیر خسرو کی درباری ملازمت کا سلسلہ سلطان غیاث الدین بلبن کے امیر کشلو خان عرف چھجو کی ملازمت سے ہوا۔ کسی وجہ سے اس دربار سے دلبر داشتہ ہو کر بلبن کے بیٹے بغرا خان کے دربار سے وابستہ ہوگئے۔یہاں پر آپ کی اور بھی قدر و منزلت ہوئی۔ بلبن کے زمانے مین ایک ترک غلام جو لکھنؤ اور بنگال کا حاکم تھا، نے بغاوت کی تو بلبن نے بغراخان کو طغرل کی بغاوت ختم کرنے کیلے بنگال بھیجا۔

امیر خسرو بھی اس مہم مین شہزادے کے ساتہ تھے اور
سلطان بلبن کے ساتہ بنگال پہنچے۔ بغاوت ختم کر نے کے بعد
شہزادہ بغرا خان کو بنگال کا حکیم مقرر کیا گیا لیکن
امیرخسرو کا دل بنگال مین نہ لگا اور وہ واپس دہلی آگئے۔
بلبن کا بڑا بیٹا سلطان محمود جو ملتان کا حاکم تھا دہلی آیا ہوا
تھا، وہ امیر خسرو اور خسرو کے جگری دوست حسن سنجری
کو اپنے ساتہ ملتان لے گیا۔اس طرح امیر خسرو پانچ سال تک
ملتان مین رہے۔

امیرخسرو کی زندگی کا اتار چڑھاؤ

1284 ء مین شہزادہ ولی عہد سلطان محمد مغلوں سے جنگ
لڑتے ہوئے مارا گیا۔ مشہور ہے کہ خسرو بھی گرفتار ہوئے۔
قید سے رہائی کے بعد دہلی واپس آگئے۔ 1287ء مین خسرو
صوبیدار اودھ خان جہان کے دربار سے منسلک ہوئے اور دو
برس اودھ مین رہے، پھر واپس دہلی گئے کیونکہ ان کی والدہ
دہلی مین تھین اور اپنے فرزند کی جدائی مین بے قرار تھین۔
وہ دہلی مین سلطان کیقباد کے دربار سے بحیثیت ملک
الشعراء وابستہ ہوئے۔ 1290ء مین سلطان کیقباد کی وفات کے
بعد ان کا کمسن بیٹا شمس الدین بادشاہ بن گئے۔ ایک اور
امیر جلال الدین فیروز خلجی اسکا استاد مقرر ہوا، وہ جلد ہی
شہزادے کو مغزول کر کے خود سلطنت پر بیٹھ گیا۔

امیر کا لقب

اس نے خسرو کو امیر کا لقب عطا کیا۔ 1295ء مین جلال
الدین فیروز خلجی کو اس کے بھتیجے اور داماد علاوالدین
خلجی نے قتل کر دیا اور خود تخت نشین ہوا ۔یہ بادشاہ کفایت

شعار تھا ۔اس کے انعام واکرام کے سلسلے مین بھی اس کا ہاتھ کھلا نہین تھا۔ اس لئے اس کے عہد مین امیر خسرو بھی زیادہ خوشحال نہین تھے۔ لیکن خسرو کے ایک قصیدہ لکھنے پر بادشاہ نے انہین ایک گاؤں بطور انعام دیا ۔یہ زمانہ خسرو کی شاعری کے عروج کا زمانہ تھا ۔خسرو 21 سال تک علاوالدین خلجی کے دربار سے منسلک رہے، علاوالدین خلجی کے بعد ان کا جانشین قطب الدین مبارک خلجی بھی امیر خسرو پر مہربان رہا۔ ایک روایت ہے کہ جب امیر خسرو نے مثنوی نوسپہر لکھی تو ان کو ہاتھی کے وزن کے برابر انعام ملا تو خسرو نے کہا ۔

چنین بخششی کز تومن یافتم
در ایام پیشینہ کم یافتم

غیاث الدین تغلق کا زمانہ

خلجی خاندان کے بعد غیاث الدین تغلق جانشین ہوا۔ یہ بادشاہ شعائر اسلامی کا پابند تھا اس لئے امیرخسرو نے گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔ بظاہر وہ بھی امیرخسرو کی قدر کرتا تھا لیکن دراصل وہ نظام الدین اولیاء سے بدگمان تھا تو لازماً امیر خسرو دل مین اس سے ناخوش ہونگے۔غیاث الدین تغلق جب بنگال ہی مین تھے کہ ان کے پیرومرشد حضرت نظام الدین اولیاء کا انتقال ہوگیا ۔محمد تغلق کی نشینی کے امیر خسرو نے اس کی مدح مین دو قصیدے لکھے۔

وفات

پیرو مرشد حضرت نظام الدین اولیاء کی جدائی مین امیر خسرو کا دل صرف شاعری ہی سے نہین بلکہ زندگی سے بھی بیزار ہوگیا تھا اور آخر کار 28 ستمبر 1325ء کو جہان فانی کو خیر آباد کہا اور اپنے مرشد کے قدموں مین دفن ہوئے۔

مرشد سے محبت

امیر خسرو 1272ء مین حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید ہوئے۔ حضرت آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ دوسرے مرید مرشد کی توجہ کے لئے اکثر امیر خسرو ہی کو وسیلہ بناتے۔ ایک طرف آپ کا تعلق درباروں سے تھا اور دوسری طرف حضرت نظام الدین اولیاء کی بارگاہ سے کسب فیض کرتے تھے۔ امیر خسرو نے بیشتر اشعار اپنے مرشد کو خطاب کرکے کہے ہین۔ حضرت نے اپنے اس مرید پر خاص توجہ دی اور خود بھی مرید کی عاشقی اور سوز و درد کے قائل تھے۔

خوش اخلاقی اور خوش مزاجی

امیر خسرو انسان کی حیثیت سے بہت اونچا مقام رکھتے تھے۔خوش اخلاق اور خوش مزاج بھی تھے۔تاریخ فیروز شاہی کا مصنف ضیاالدین برفی جو ان کا دوست تھا ،لکھتا ہے کہ خسرو نے عمر کا بڑا حصہ عبادت اور قرآن خوانی مین گزارا۔ وہ راست باز ، حق پرست اور پرہیز گار صوفی تھے۔ انہین اپنے اہلِ خاندان سے بہت محبت تھی۔ ماں کی محبت کی خاطر وہ ملازمت چھوڑ کر دہلی آگئے تھے، مثنوی "مجنوں ولیلی“ کی تالیف کے وقت یعنی1298ء مین انکی والدہ اور بھائی حسام الدین وفات پاگئے تو خسرو نے بہت درد ناک مرثیے لکھے۔ زندگی کے آخری چھ مہینے مرشد کے غم فراق

مین گھل گھل کر گزار دیے اور وارخستگی کے عالم مین اپنے مرشد سے جاملے۔

شہرت

امیر خسرو ان خوش نصیب شعراء مین سے ہین جنہوں نے اپنی زندگی ہی مین شہرت اور مقبولیت حاصل کرلی اور بیشتر کتابین اپنی زندگی ہی مین ترتیب دین۔ آپ نے اپنے پانچ دیوانوں مین خاصے طویل دیباچے خود اپنے قلم سے لکھے ہین۔ اکثر قصائد کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کب اور کس کی شان مین کہے گئے ہین۔ یہ التزام مثنویوں مین بھی قائم رکھا۔